زبان سے بدی یا برائی کا اظہار کرنا، اپنے قدموں سے برائی کی طرف چل کر جانا۔

اللہ تعالیٰ نے جو حقیقت بیان کی ہے۔اس سے انکار ممکن نہیں، یہی وجہ ہے کہ علماء نے ایسے ماحول میں جانے سے روکا ہے۔ جو انسان کو برائی کے دلدل میں پھنسا دے اور نکلنے کے راستے محدود ہو جائیں۔ یہ منطقی بات ہے کہ کچھ باتیں اور عمل کسی بڑے کام کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔اور شیطان ان تمام برائیوں کو نہایت پر کشش اسلوب میں پیش کرتا ہے۔جیسا کہ آجکل ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں میوزیکل پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ جہاں بلاشبہ شیطان ناچتا ہے۔اور نوجوانوں کو ایسا ماحول فراہم کیا جاتا ہے جہاں وہ کھلے عام اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں۔اور حکومتیں ثقافت کے نام پر جو اودھم مچاتی ہیں۔اس کے ذریعے مخلوط پروگرام اور غیر سنجیدہ اور حیاء باختہ ڈارمے ترتیب دیئے جاتے ہیں۔اور اسکی مخالفت کرنے والوں کو قدامت پسند، رجعت پسند اور نہ جانے کیا کیا طعنے دیئے جاتے ہیں۔ اور باور یہ کیا جاتا ہے کہ ہم علاقائی ثقافت کو زندہ کررہے ہیں۔اس پر بس نہیں بلکہ فیشن شو کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔جس میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مختلف لباس اور نیم برہنہ حالت میں نمود و نمائش کرتی ہیں۔ایسا لباس جس کا علاقہ، وطن اور مہذب سے کوئی تعلق نہیں۔

اس پر مستزاد میڈیا جس نے آزادی کے نام پر ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔قوم کی اصل ذہن سازی تو یہی کرتا ہے۔مختلف چینلز کی برمار ہے۔ایک دوسرے پر فوقیت حاصل کرنے کے لیے بڑھ چڑھ کر ایسے پروگرام پیش کرتے ہیں۔جن کا موضوع کسی طرح بھی اسلامی معاشرے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس پر اکتفا نہیں۔ بلکہ ترکی کے ڈرامے جو تاریخی اعتبار سے بوکس نامعقول اور انتہائی گھٹیا جس میں فحش مناظر ہیجان انگیز گفتگو اور لباس ایسا کہ جس کا تصور بھی محال! خلافت عثمانیہ کے معتبر اور قابل فخر سلطان فاتح اور سلطان سلمان کا مذاق اڑایا گیا۔اگرچہ اس پر پاکستان کے قابل قدر دانشوروں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ڈرامے میں من گھڑت اور حقائق کے منافی ہیں۔جو بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ پیش کیے جارہے ہیں۔

اسلام پاکیزہ زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے۔اور شرم وحیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کے ستر درجے ہیں۔افضل ترین لا الہ الا اللہ اور کم ترین راستوں سے کانٹا اٹھانا۔اور فرمایا ''والحیاء شعبۃ من الایمان'' ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''

الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الاخر ''حیاء اور ایمان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ان میں ایک اٹھ جائے تو دوسری خود بخود چلی جاتی ہے۔

آپ نے ایک مقام پر فرمایا''الحیاء لایاتی الابخیر ''حیاء خیر کا باعث ہے۔دوسری روایت میں ہے''الحیاء کلہ خیر ''حیاء ہو تو سب خیر ہے یہ حیاء ہی ہے جو ہمیں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک پر آمادہ کرتی ہے۔حیاء ہی ہے جو ادب واحترام کے ساتھ ہم بڑوں کو مخاطب کرتے ہیں۔یہ حیاء کا نتیجہ ہے کہ ہم گالی گلوچ سے بچ جاتے ہیں اور یہ حیاء ہی ہے کہ ہم لین دین میں صاف گوئی سے کام لیتے ہیں۔حیاء دار ہمیشہ سچ بولے گا۔اور دوسروں کے ساتھ امانت اور دیانت کے ساتھ معاملہ کرے گا۔

اگر حیاء نہ رہے اور انسان حیاء کی چادر اتار دے تو پھر ایسے انسان سے قطعاً خیر کی توقع نہیں۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کے قول کو دھرایا''اذالم تستحی فاصنع ماشئت ''جب حیا نہ رہے تو پھر انسان جو چاہے کرے۔

مومن کے لیے حیاء جنت میں جانے کا باعث ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے'' الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار ''حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت جانے کا باعث۔بے ہودگی بے شرمی سے ہے۔اور بے ہودگی جہنم میں ہوگی۔

ہم مسلمانوں کو ہمیشہ یہ اہتمام کرنا چاہیے کہ ہم آپ میں تعلقات رکھتے ہوئے شرم وحیاء کے دامن کو نہ چھوڑیں۔اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کے مصداق بنیں۔فرمایا''استحیوا من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الراس وما دعیٰ والبطن وما حویٰ ولیذکر الموت والبلاء۔

اللہ تعالی سے حیاء کرو جیسا اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔سر میں جنم لینے والے،خیالات کی حفاظت کرے اور پیٹ کی خواہش پر کنٹرول کرے۔اور موت اور آزمائش کو یاد رکھے۔

صحیح بات تو یہی ہے کہ ایک مسلمان کو شرم وحیاء کا پیکر ہونا چاہیے۔اور اسکی خلوتیں اور جلوتیں یاد الٰہی سے مامور ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو نہ توڑے۔تو پھر یقیناً یہ معاشرہ اسلامی معاشرے کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔